رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنے

یوم پنجشنبہ — ۱۵ شوال سنہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۷ احسان ۱۳۳۳ ہش — ۱۷ جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۷۸

بلوچستان اور بلوچستان کی ریاستی یونین کو ملا کر ایک کر دیا جائیگا

وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی کا اعلان

کوئٹہ ۱۷ جون۔ وزیر داخلہ آنریبل مسٹر مشتاق احمد گورمانی نے یہاں آج شام حکومت کے اس فیصلے کا اعلان کیا کہ کوئٹہ اور کوئٹہ کی ریاستی یونین کو ملا کر ایک کر دیا جائے گا۔ انہوں نے اس ضمن میں یہ بھی بتایا کہ مقامی حکومت تفصیلات تیار کر رہی ہے۔ جن کے طے ہو جانے کے بعد اس فیصلے کو جلد از جلد عملی جامہ پہنا دیا جائے گا۔

★ لندن ۱۷ جون آج ایڈنبرا میں پاکستان کی کرکٹ ٹیم کا سکاٹ لینڈ کیساتھ سہ روزہ میچ شروع ہوا۔ آج آخری خبر آنے تک سکاٹ لینڈ کی ٹیم نے ۹۸ رن بنائے اور اس کے دو کھلاڑی آؤٹ ہوئے اب اس کی طرف سے ایچی سن اور ڈیل کھیل رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

کراچی ۱۳ جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۵ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کئی دنوں سے بعارضہ پیچش و بخار علیل ہیں۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

میٹرک کے امتحان میں اول آنے والے طالبعلم کو

مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی پیشکش

لاہور ۱۵ جون۔ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) نے میٹرک کے امتحان میں اول آنے والے طالب علم مسٹر ذوالفقار خان سے کہا ہے کہ وہ ان کے کالج میں داخلہ لیں۔ موصوف نے ساتھ ہی یہ پیشکش بھی کی کہ وہ ان کے تمام اخراجات کی کفالت کرنے کے لئے تیار ہیں۔

مرزا ناصر احمد صاحب نے ذوالفقار کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ میٹرک کے امتحان میں اپنی نمایاں کامیابی پر میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔ اگر تم نے اس کالج میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا تو میں تمہارے تمام اخراجات بخوشی اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ پیشکش کسی رعایت یا خیرات کے طور پر نہیں ہے بلکہ یہ محض اس جذبے کے تحت کی جا رہی ہے۔ کہ ہر اس ادارے کا جو قوم کے مفاد کو عزیز رکھتا ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ جہاں تک امداد اور حوصلہ افزائی کا تعلق ہے تمہارے جائز حق کو تسلیم کرے۔ پس اس پیشکش کو اپنی کامیابی کے سلسلے میں قدر شناسی پر محمول کرو۔ اور اپنے فیصلے سے جس قدر جلد ممکن ہو سکے مجھے اطلاع دو۔

پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس

کراچی ۱۶ جون۔ کل سے یہاں پارلیمنٹ کا اجلاس پھر شروع ہو رہا ہے۔ اجلاس میں پاکستان میڈیکل کونسل کے بارے میں ایک بل پیش کیا جائیگا علاوہ ازیں سنہ ۴۹-۱۹۴۸ء اور سنہ ۵۰-۱۹۴۹ء میں مختلف وزارتوں نے جو مزید اخراجات کئے تھے۔ ان کی منظوری بھی دی جائے گی۔

★ اسمبلی کی تعمیر پر تیس لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

"پانڈیچری کے ساحل پر فرانسیسی فوجیں اتری ہیں" بھارتی حکومت کا اعلان اور احتجاجی مراسلہ

"فرانس اپنے مقبوضات میں امن و امان کا ذمہ دار ہے اور وہ اسے ہر قیمت پر برقرار رکھے گا" حکومت فرانس کا جواب

نئی دہلی ۱۷ جون۔ حکومت ہندوستان کا کہنا ہے۔ کہ آج صبح فرانسیسی سپاہی بہت سا فوجی سامان لے کر پانڈیچری کے ساحل پر اترے ہیں۔ چنانچہ ایک احتجاجی مراسلے میں حکومت فرانس کو مطلع کیا گیا ہے کہ بھارت کی حکومت پانڈیچری میں فرانسیسی فوجوں کے اترنے کو ایک سنگین معاملہ سمجھتی ہے۔ اگر ان فوجیوں کو جلد ہی واپس نہ بلایا گیا۔ تو بھارتی حکومت جواباً مناسب قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائے گی۔ مراسلے میں حکومت فرانس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ پرامن تصفیہ کے امکان کو برقرار رکھنے کی خاطر ان فوجیوں کو جلد از جلد واپس بلا لے۔ نیز کہا گیا ہے کہ اس اقدام سے سنہ ۱۸۱۴ء کے معاہدے کی بھی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ جس کی رو سے فرانس اس امر کا پابند ہے کہ وہ پولیس فورس کے سوا اور کسی قسم کے سپاہی ان مقبوضات میں نہیں بھیجے گا۔ برخلاف اس کے فرانسیسی حکومت کا کہنا ہے کہ صرف پولیس فورس کے پچاس سپاہی اور چند افسر پانڈیچری پہنچے ہیں۔ کیونکہ فرانس اپنے مقبوضات میں امن و امان قائم رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ اور وہ اسے ہر قیمت پر برقرار رکھے گا پیرس کے سیاسی حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس اقدام سے سنہ ۱۸۱۴ء کے معاہدے کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہاں صرف اندرونی امن و امان برقرار رکھنے کی غرض سے پولیس کے سپاہی بھیجے گئے ہیں۔ امن و امان برقرار رکھنے کی جدوجہد کو کسی صورت بھی سنہ ۱۸۱۴ء کے معاہدے کے خلاف قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پیرس کا کہنا ہے کہ یہ سپاہی وہاں تجارتی جہاز کے ذریعے پہونچے ہیں۔ عملاً پانڈیچری کے ساحل پر ... کی طرف کوئی جنگی جہاز نہیں بھیجا گیا ہے۔ تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔

اسرائیل کے سوا تمام ممالک پاکستان اور ترکی کے معاہدے میں شریک ہو سکتے ہیں

ایتھنز سے دمشق پہنچنے پر وزیر اعظم جناب محمد علی کا بیان

دمشق ۱۷ جون۔ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد علی آج ایتھنز سے دمشق پہنچے اور سہ پہر کو شام کے صدر سے ملاقات کی۔ بعد میں آپ نے ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو بتایا کہ پاکستان اور ترکی کے معاہدے میں اسرائیل کے سوا مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک شریک ہو سکتے ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ ترکی اس بارے میں پاکستان کا پوری طرح ہم خیال ہے۔ کہ اسلامی ممالک کے جذبات کو کسی طرح بھی ٹھیس نہ پہونچائی جائے۔ پاکستان اور ترکی کے معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا پاکستان کا مقصد اپنے دفاعی نظام کے دائرے کو وسیع کرنا ہے۔ اس کے بعد ہی وہ دوسروں کے ساتھ تعاون کا ہاتھ بڑھا سکے گا۔ مشرق وسطیٰ کے بہت سے اخباروں نے اس علاقے کے دفاع کو مضبوط بنانے کے سلسلے میں مسٹر محمد علی کی کوششوں کو سراہا ہے "بیروت سٹار" نے لکھا ہے کہ پاکستان کے دفاع کو مستحکم کرنے کے لئے جو بھی قدم اٹھایا جائے۔ اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے مشرق وسطیٰ کو فائدہ پہونچنا ضروری ہے۔ پاکستان پہلے بھی عرب ممالک کے مفاد کی حفاظت میں پیش پیش رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔

پاکستان اور مصر کے تعلقات اور زیادہ مستحکم ہو جائینگے

(عبد الوہاب عزام)

کراچی ۱۶ جون۔ مصری سفیر مقیم کراچی ہز ایکسی لنسی عبد الوہاب عزام نے آج ایک پریس ملاقات میں ان سیاسی اور اقتصادی رشتوں کا ذکر کیا جنہیں مصر اور پاکستان منسلک ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ یہ رشتے مستقبل قریب میں اور زیادہ مستحکم ہو جائینگے۔ مصر کے لوگ پاکستان کو خوشحال اور طاقتور دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کے درمیان کچھ اختلافات ہیں بھی تو وہ غیر فطری اور عارضی ہیں۔ انہوں نے پاکستان اور مصر کے تجارتی اور صنعتی تعلقات پر بھی روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ دونوں اس میدان میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعاون کر رہے ہیں۔

کراچی اور کوئٹہ کے درمیان نئی سڑک

کراچی ۱۷ جون آج یہاں وزیر مواصلات سردار بہادر خان نے اعلان کیا کہ کراچی اور کوئٹہ کے درمیان نئی سڑک چھ ماہ کے اندر اندر تیار ہو جائے گی۔

★ عمان ۱۷ جون۔ کل یہاں شاہ سعود اور اردن کے شاہ حسین کے درمیان مشترکہ مفاد کے بارے میں بات چیت جاری رہی

تونس کے ایک وزیر مستعفی ہو گئے

تونس ۱۶ جون۔ تونس میں اسلامی امور کے وزیر جناب اسد اللہ آج مستعفی ہو گئے۔ انہوں نے مستعفی ہونے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ اہل تونس کی قومی امنگوں کو پورا کرنے میں خواہ مخواہ تاخیر سے کام لیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کے علاوہ تین اور وزیروں نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا ہے ان میں وزیر انصاف۔ وزیر صحت اور وزیر تعمیرات شامل ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امامت کے اہل کون ہیں؟

عن انس قال سمعت ابا مسعود ن الانصاری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم القوم اقرءھم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواءً فاعلمھم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواءً فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاکثرھم سناً (سنن ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے ابو مسعود انصاری سے سنا۔ وہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے۔ جو سب سے بہتر قرآن شریف پڑھتا ہو۔ اگر اس میں برابر ہوں۔ تو سنت کا زیادہ عالم امام ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں۔ تو پھر جس کی عمر زیادہ ہو۔ وہ امام ہو۔

اخبار ربوہ

ربوہ ۸ رجون۔ آج عشاء کی نماز کے بعد بجلی کی کرنٹ کا افتتاح ہوا۔ اے۔ سی۔ ڈی پی سی لمیٹڈ ربوہ کے زیر انتظام مسجد مبارک کی پیشانی اور بڑے دروازے پر مختلف رنگوں کے بلب لگائے گئے تھے۔ نیز شارع صدر پر کھمبوں کے ساتھ ٹیوبیں لگائی گئی تھیں۔ جونہی بجلی کی رو آئی۔ مسجد مبارک اور شارع صدر جگمگا اٹھی۔ اور ربوہ بقعۂ نور بن گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۱ رجون۔ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ امریکہ جو حال ہی میں جاپان میں ایک مذہبی کانفرنس میں شامل ہونے کے بعد ربوہ وارد ہوئے تھے۔ قادیان دارالامان کی زیارت اور حیدرآباد دکن میں اپنے عزیزوں سے ملنے کے بعد واپس ربوہ پہنچے۔ بروز جمعہ عصر کی نماز کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مقامی مجلس ربوہ کی طرف سے مکرم ناصر صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی۔

۱۲ رجون صبح ساڑھے پانچ بجے جامعۃ المبشرین کی طرف سے مکرم ناصر صاحب کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ جس میں بہت سے بزرگان کرام شریک ہوئے۔ مکرم ناصر صاحب کو جناب پرنسپل صاحب نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں مکرم ناصر صاحب نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ یہ تقریر اخبار میں علیحدہ شائع کی جائیگی۔

اس دن دوپہر کے کھانے کی دعوت لوکل انجمن ربوہ کی طرف سے دی گئی۔ جس میں ربوہ کے محلہ جات کے پریذیڈنٹ صاحبان اور تحریک جدید کے وکلاء صاحبان نے شرکت فرمائی۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جنرل پریذیڈنٹ صاحب کی طرف سے مختصر سا ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا جواب خلیل احمد صاحب ناصر نے دیا۔ اس دن مغرب کی نماز کے بعد زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد اہالیانِ ربوہ کا ایک جلسہ مسجد مبارک میں زیر انتظام لوکل انجمن منعقد ہوا۔ جس میں ایک گھنٹہ کے قریب ناصر صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "امریکہ میں تبلیغ اسلام" تقریر کے اختتام پر مختلف احباب نے سوالات کئے۔ اور صدر صاحب نے بھی بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

۱۳ رجون۔ مکرم خلیل احمد صاحب ناصر اور عبدالشکور صاحب ریشی سابق متعلم جامعۃ المبشرین بذریعہ جناب ایکسپریس امریکہ روانہ ہوئے۔ ایک کثیر مجمع الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امیر مقامی بھی تشریف فرما تھے۔ حاضرین نے دعاؤں کے ساتھ اپنے بھائیوں کو الوداع کہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کا سفر خیریت سے طے ہو۔ اور امریکہ ان کے ذریعہ جلد سے جلد احمدیت کے نور سے منور ہو۔ آمین۔

(نامہ نگار)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سائل کی طرف توجہ

ایک دن ایک سائل نے بعد فراغتِ نماز جبکہ آپ اندرون خانہ تشریف لے جا رہے تھے۔ سوال کیا مگر ہجوم کے باعث اس کی آواز اچھی طرح نہ سُنی جاسکی۔ اندر جا کر جلد واپس تشریف لائے۔ اور خدام کو سوالی کے بلانے کے لئے ادھر اُدھر دوڑایا۔ مگر وہ نہ ملا۔ شام کو وہ پھر آیا۔ اس کے سوال کرنے پر آپؑ نے اپنی جیب سے کچھ نکال کر دیا۔ چند یوم بعد کسی تقریب پر فرمایا کہ:۔

"اس دن جو وہ سائل نہ ملا۔ میرے دل پر ایسا بوجھ تھا۔ کہ جس نے مجھے سخت بے قرار کر رکھا تھا۔ اور میں ڈرتا تھا کہ مجھ سے معصیت سرزد ہوئی ہے۔ کہ میں نے سائل کی طرف دھیان نہ کیا۔ اور یوں جلدی اندر چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ وہ شام کو واپس آگیا۔ ورنہ خدا جانے میں کس اضطراب میں پڑا رہتا۔ اور میں نے دعا بھی کی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے واپس لائے۔" (از خط مولانا عبدالکریم صاحبؓ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۰ء مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۳ صفحہ ۶-۱۱)

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع

ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ حسب سابق اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں ربوہ میں منعقد ہوگا۔ معین تاریخوں کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن بعض امور ایسے ہیں۔ جن کی طرف ابھی سے توجہ دینی ضروری ہے۔ مثلاً

(۱) چندہ سالانہ اجتماع:۔ اس کی ابھی سے مقررہ شرح کے مطابق وصولی ضروری ہے۔ تاکہ مقررہ وقت تک روپیہ جمع ہو جائے۔ اور منتظمین سہولت سے اپنا کام کر سکیں۔

(۲) بجٹ کی تیاری:۔ چونکہ ہمارا آئندہ سال یکم نومبر ۱۹۵۴ء سے شروع ہوگا۔ اس لئے یکم نومبر ۱۹۵۴ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک کا بجٹ اجتماع کے موقعہ پر پیش ہوگا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ جملہ مجالس اپنے بجٹ ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ مجموعی بجٹ تیار ہو سکے۔ بجٹ فارم مجالس کو بھجوائے جا رہے ہیں۔

(۳) امسال انشاء اللہ اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی ہوگا۔ جس کے لئے مفصل اعلان عنقریب جاری کیا جائیگا۔ مجالس کو اس بارہ میں تیار رہنا چاہیئے۔ اور جب اعلان پہنچے۔ فوری طور پر اس کے مطابق عمل کر کے رپورٹ کریں۔ یہ تینوں امور نہایت ضروری ہیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رسالہ الفرقان نصف قیمت پر
طلباء کے لئے خاص رعایت

رسالہ الفرقان اپنے موضوع کے لحاظ سے قرآن مجید کے مطالب اور مضامین بیان کرتا ہے۔ اس میں غیر مسلموں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ ایک جگہ سے ہمیں کچھ رقم ملی ہے۔ ہماری تجویز یہ ہے۔ کہ ہم ایسے ایک سو خریداروں کو رسالہ الفرقان ایک سال کے لئے نصف قیمت پر جاری کر دیں۔ جو ۳۰ رجون تک نصف چندہ سالانہ یعنی اڑھائی روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں گے۔ یا درہے کہ پہلی درخواستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ کالجوں کے طالب علموں کے لئے خاص موقع ہے۔ وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ احباب اپنے دوستوں کے نام بھی رسالہ جاری کروا سکتے ہیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعاء

میری بہن عزیزہ منصورہ روبین کا آج اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۱۷ احسان ۱۳۳۲ھش

ایمان اور عمل

قرآن کریم میں جہاں کہیں ایمان لانے کا ذکر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ تقریباً ہر مقام پر ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر آیا ہے۔ جس کے یہی معنے ہیں کہ اسلامی زندگی کی تکمیل کے لئے صرف ایمان لانا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ایمان لانے کے ساتھ وہ اعمال بھی ضروری ہیں۔ جو ایمان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً اگر ہم یہ مان لیں۔ کہ اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ جس نے تمام کائنات کو خلق کیا ہے۔ اور جو تمام کائنات کے قیام کا ذمہ دار ہے۔ یہ بھی مان لیں۔ کہ وہ رسول بھیجتا ہے۔ جو ہمارے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت لاتے ہیں۔ یہ بھی مان لیں کہ فرشتے ہیں۔ یہ بھی مان لیں کہ اس نے کتابیں نازل کی ہیں۔ اور قیامت کو بھی برحق مان لیں۔ مگر نہ تو اس ہدایت پر عمل کریں۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولوں کو بھیجی ہیں۔ اور نہ اپنی زندگی اس لائحہ عمل کے مطابق گزاریں۔ تو بے شک نرا ایمان بھی ایک بہت بڑا انقلاب ہے۔ مگر اس کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک اس ایمان کے ساتھ ہم وہ اعمال صالحہ بھی بجا لائیں جو ایمان لانے سے بجا لانے ضروری ہو جاتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ایمان اور اعمال صالحہ کو حقیقی مسلمان کے لئے لازم و ملزوم ٹھہرایا ہے یعنے اگر واقعی ہمارے دلوں میں ایمان پیدا ہو جائے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ اعمال صالحہ کی صورت میں نکلے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ سورۃ حجرات میں فرماتا ہے۔

قالت الاعراب اٰمنّا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولمّا یدخل الایمان فی قلوبکم وان تطیعوا اللہ ورسولہ لا یلتکم من اعمالکم شیئاً۔ ان اللہ غفور رحیم۔ انّما المومنون الذین اٰمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون

گنواروں نے کہا کہ ہم ایمان لائے۔ اے مخاطب انہیں کہہ دے۔ کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم نے مان لیا۔ یا ہم مسلمان ہو گئے اور ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت بجا لاؤ۔ تو تمہارے اعمال میں سے تمہیں وہ کم نہیں دے گا۔ یقیناً اللہ تعالےٰ بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ مومن تو وہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر شک میں نہیں پڑتے۔ اور اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو سچے ہیں۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے صرف مان لینے اور ایمان لانے میں فرق بتایا ہے۔ اور پھر ایمان کے تقاضوں کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے۔ یعنے مومن وہ ہوتے ہیں۔ جو اللہ رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ اور پھر دل میں شکوک کو ذرا راہ نہیں دیتے۔ اور اپنے اموال اور جانوں سے اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جہاد کرتے ہیں اگر کوئی شخص یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ وہ ایمان لے آیا ہے۔ اور اس کے ایمان کے نتیجہ میں اس سے وہ اعمال ظاہر نہیں ہوتے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ وہ ایمان نہیں لایا۔ صرف اس نے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ دعویٰ اس کی زبان تک ہی محدود ہے ابھی دل میں داخل نہیں ہوا۔

اللہ تعالےٰ سورۃ صف میں اس امر کو اور بھی واضح فرمایا ہے۔

یٰایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم۔ ذالکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون

یعنے اے ایمان لانے والو کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی طرف راہ نمائی کروں جو تم کو عذاب الیم سے نجات دلائے تو سنو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ کے راستہ میں اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔ اگر تم جانتے تو تمہارے لئے یہی اچھا ہے۔

یہاں مخاطبین مومن کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بھی انہیں اسی نام سے مخاطب کیا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ یہاں جو لوگ مخاطب ہیں۔ وہ اعراب کی طرح نو مسلم نہیں ہیں۔ بلکہ پشت در پشت سے مسلمان چلے آتے ہیں۔ اس لئے کہلاتے تو وہ مومن ہی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے تقاضوں کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ عذاب الیم کے مستوجب ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ اگر تم عذاب الیم سے بچنا چاہتے ہو۔ تو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان کی تجدید کرو۔ اور ایمان کے تقاضوں کو بجا لاؤ۔ جو یہ ہیں۔ کہ اپنے اموال اور اپنی جانوں سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرو۔ تمہارے لئے یہی بھلے کی بات ہے۔

یہاں پھر اللہ تعالےٰ نے جہاد فی سبیل اللہ یعنے اعمال صالحہ کو ہی ایمان کا تقاضا بیان فرمایا ہے۔ اور اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ اپنے تئیں "مومن" "مومن" کہنے کا کوئی فائدہ نہیں بے شک تم مسلمان ہو۔ اور تم تسلیم کرتے ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ ہے اور اس کا رسول برحق ہے مگر اتنا ماننے سے حقیقی ایمان ثابت نہیں ہوتا یہ بات تو صرف تمہاری زبانوں پر رہ گئی ہے۔ یا تمہاری شکل و صورت سے ہویدا ہوتی ہے یا تمہارے ناموں سے معلوم ہوتا ہے کہ تم مسلمان ہو۔ مگر تم میں چونکہ مومنوں والی کوئی بات موجود نہیں۔ تمہارے اعمال تمہارے ایمان پر شہادت نہیں دیتے۔ اس لئے اگر تم نجات چاہتے ہو تو حقیقی ایمان پیدا کرو۔ جس کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کے راستہ میں جہاد کرنے لگ جاؤ۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے ایمان کی قیمت ہمارے اعمال سے جانچی جاتی ہے۔ جب تک ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ نہ ہوں ایمان ایمان نہیں۔ خالی خولی مان لینا جس کی کوئی قیمت نہیں اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں جزا سزا ہمارے اعمال کے لحاظ سے دے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ہمیں اعمال صالحہ بجا لانے یا نہ لانے میں مختار بنایا ہے۔ اگر ہم اس اختیار کو اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے مطابق استعمال کریں گے۔ یعنے اپنی زندگی جہاد فی سبیل اللہ میں گزاریں تو عذاب الیم سے نجات ملے گی ورنہ نہیں

ہماری زندگی کا یہی پہلو ہے۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۸ مئی ۱۹۵۳ء جو الفضل کی اشاعت ۱۵ جون ۱۹۵۳ء میں شائع ہوا ہے زور دیا ہے۔ اگر اعمال میں ہمیں اختیار نہ ہوتا۔ تو جزا سزا کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ نہ اللہ اور رسول پر نہ فرشتوں پر نہ کتب پر اور نہ معاد پر ایمان لانے کا کوئی مطلب نکلتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا دعوےٰ ہے کہ ہم تجدید احیائے اسلام کے لئے اٹھے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم نے تمام دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے تلے لانا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے سب سے پہلا سوال جو غور طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیا ہم خود واقعی مومن ہیں یا ہم اعراب کی طرح یا جدی پشتی مومن کہلانے والوں کی طرح صرف مانتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ہم خود مومن نہ بنیں ہمارا دعوےٰ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اوپر کی آیات کریمہ کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیں۔ اور سوچیں کہ کیا ہم ایمان کے تقاضوں کو جو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ بجا لا رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں کیا ہم اپنے اموال اور جانوں سے جہاد فی سبیل اللہ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر ہم "تومنون باللہ و رسولہ" کے دعویدار ہیں تو کیا ہم اس کے تقاضا یعنے "تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم" کو بھی پورا کر رہے ہیں۔ ذیل میں ہم خطبہ مذکورہ بالا سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ تاکہ جماعت کے احباب اپنی اپنی جگہ حالات موجودہ کے مطابق اپنے فرض پر غور کریں۔

"جو کام خدا تعالےٰ کے سپرد ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ خود کرے گا۔ جب تم اپنی جان۔ مال۔ آبرو اور ہر عزیز چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ گے۔ اور قرآن کی ہدایتوں پر عمل کرو گے تو پھر جو کسر باقی رہ جائیگی۔ خدا تعالےٰ اسے پورا کر دے گا۔ لیکن اگر تم قرآن کریم کے سب احکام پر عمل نہ کرو۔ اور صرف چندہ دینا کافی سمجھو۔ تو اس جہان میں بھی تم پر لعنت ہوگی۔ اور آخرت میں بھی تم پر لعنت ہوگی۔ پس تم اپنے حالات کے ہر پہلو پر غور کرو۔ اور قرآن کریم پر غور کر کے تدابیر سوچو۔ پھر دوسروں سے تبادلہ خیالات کر کے کسی نتیجہ پر پہنچو۔ قرآن کریم تمہارے پاس ہے۔ اس میں جائز قانون کے مطابق لڑائی کرنے کا طریق بھی موجود ہے۔ اس میں جائز قانون کے مطابق صبر کرنے کا طریق بھی موجود ہے۔ اس میں جائز قانون کے مطابق عفو کرنے کا طریق بھی

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۱۷ جون ۱۹۵۴ء

فضائل قرآن پاکیہ

قرآنِ کریم کے اسالیبِ بیانیہ

از محترم شیخ نور احمد صاحب منیر مقیم بیروت (لبنان)

(۱)

بیانِ قرآن

قرآن کریم کا نزول ایسے پُر تاثیر اسلوب میں ہوا ہے۔ جو دلوں کی گہرائیوں میں اتر کرتا ہوا اپنا ظاہری اور باطنی رنگ دکھاتا ہے۔ قرآنی نثر اسالیب مختلفہ و متنوعہ پر مشتمل ہونے کے علاوہ اپنے اندر تحدی، قوت اور سحر بیانی کے نمایاں آثار کو لئے ہوئے ہے۔

حضرت عمرؓ سے کون شخص دنیا میں ناواقف ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ عمرؓ کی چمکیلی اور فولادی تلوار حضرت بانئِ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے خون کی پیاسی تھی؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ عمرؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے طالب تھے؟ اور کیا یہ ناقابل انکار حقیقت نہیں کہ عمرؓ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ختم کر کے معاذ اللہ اسلام کو ملیامیٹ اور ختم کرنا چاہتے تھے؟

مگر قرآنی تاثیر و بلاغت اور اس کے مایۂ ناز اسلوب بیان نے عمرؓ کو قاتل کی بجائے مقتول کا لقب دیا۔ عمرؓ شکار کرنے کی بجائے خود شکار ہو گئے۔ حضرت عمرؓ اپنی مفارقی لیاقت و ذہانت کے علاوہ عربی ادب میں ید طولےٰ رکھتے تھے۔ وہ قبائل مختلفہ کے آداب عربیہ اور مفردات سے کما حقہ واقف تھے۔ آپ عربوں میں ایک فیلسوف حکیم اور تجربہ کار سیاستدان کی حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کی شخصیت مجسم نفوذ اور ثقافت تھی۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالےٰ کے حضور دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے خدا عمرؓ کا دل اسلام کے لئے کھول دے۔ کیونکہ آپ کے اسلام میں داخل ہونے سے بہت سی داخلی و خارجی مشکلات کے ازالہ کا تعلق تھا۔

آخر عمرؓ نے اسلام کیوں قبول کیا؟ عمرؓ بانئِ اسلام کو قتل کرنے سے دفعۃً کیوں رک جاتے ہیں۔ کئی سال کی عداوت چند لمحات میں کیسے ختم ہو گئی؟

ان تمام سوالات کا جواب صرف یہ ہے

سحر قرآن و بلاغت فرقان نے عمرؓ کی شمشیر کو ناکام بنا دیا۔

حضرت عمرؓ نے جب اپنی ہمشیرہ فاطمہؓ سے قرآن کریم کے اوراق لئے۔ اور سورہ طٰہٰ کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی۔ تو آپ کی زبان پکار اٹھتی ہے۔

ما أحسن هذا الكلام وأكرمه

یہ کیسا عمدہ اور بلند پایہ کلام ہے۔

دوسری روایت میں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں

فلما سمعت القرآن رق له

قلبي فبكيت ودخلني الاسلام

یعنے قرآن کے سننے سے میرا دل موم ہو گیا۔ اور میں رویا اور اس قرآن نے مجھ کو اسلام میں داخل کر دیا۔

اس قرآن کریم کا سننا تھا کہ حضرت عمرؓ اپنے بہنوئی خباب سے دریافت کرتے ہیں۔ اور ان کی زبان

اشهد ان لا اله الا الله و

ان محمد رسول الله کی ورد کرتی ہے

این محمد الآن رسول خدا محمد اس وقت کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

یا رسول اللہ

جئت اسلم على يديك

میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

اسی پر ہی بس نہیں ہے۔ زمانہ جاہلیت کے مایۂ ناز شاعر لبیدؓ سے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے خواہش کی۔ کہ وہ اپنا کلام سنائیں۔ کیونکہ حضرت عمر کو شعر و شاعری کے سننے کا شوق تھا۔ اور آپ بھی کبھی کبھی مختلف شعراء جو اخلاق میں اچھا نمونہ رکھتے۔ ان کو بلاتے۔ اور لبید ان میں سے ایک تھا۔ لبید نے آپ کی خواہش پر تحریر کیا۔

ماكنت لا قول بيتا من الشعر

بعد از علمني الله البقرة و

آل عمران (اسد الغابة)

(۲)

تحدّیِ قرآن

نزول قرآن کی تکمیل ۲۳ برس میں ہوئی۔ اس میں ۱۱۴ مکی و مدنی سورتیں ہیں۔ ہر سورت کا نام اپنے اساسی موضوع کی بناء پر رکھا گیا ہے۔ ہر سورت میں اوامر و نواہی پائے جاتے ہیں۔ اسلامی فقہ یعنے اسلامی دستور اور قانون کا استنباط قرآن مجید کے ان اوامر اور نواہی سے ہی کیا گیا ہے۔ مختلف نصائح کر کے (دین کا تعلق ہماری روزانہ کی زندگی سے ہے) راہ نمائی کی گئی ہے۔ مخالف خیال کا قائل جب دلائل کے سامنے شکست کھاتا ہوا نظر آتا ہے۔ تو بجائے اپنی شکست اور ذلت کا اعتراف کرنے کی بجائے دوسرے کے نقائص نکالنا شروع کر دیتا ہے۔ بعینہٖ یہی اسلوب کفار قریش نے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کے سامنے اختیار کیا۔ چنانچہ انہوں نے کہنا شروع کر دیا۔

ان هي الا اساطير الاولين

یہ گزشتہ قوم کی مبہم حکایات و قصص ہیں

اور کبھی صنادید قریش عوام کو کہتے

لا تسمعوا لهذا القرآن

والغوا فيه لعلكم تغلبون

اس قرآن کو مت سنو بلکہ جب اس قرآن کی تلاوت جاری ہو۔ تو تم لغو حرکات کرتے ہوئے شور ڈال دیا کرو۔ تاکہ اسلام کا غلبہ نہ ہو۔ اور تمہارا غلبہ ہو۔

یہ پوزیشن اور موقف کیوں اختیار کیا گیا جبکہ قرآن کریم ان کو تحدی کرتا ہوا بار بار مخاطب کرتا ہے۔

وان كنتم في ريب مما نزلنا

على عبدنا فاتوا بسورة من

مثله وادعوا شهداءكم

من دون الله ان كنتم صادقين

(البقرہ)

اگر تم اس قرآن کے نزول سے دل (غدا پر) کسی قسم کا شک لئے ہوئے ہو۔ تو اس کا آسان فیصلہ یہ ہے کہ اس قرآن جیسی ایک سورت ہی لے آؤ۔ اور تم اپنے حلفاء و ہمنواؤں کو بھی سوائے اللہ تعالےٰ کے مدد و تعاون کے لئے شامل کر لو۔ اگر تم سچے ہو تو اس فیصلہ کو تسلیم کر لو۔

یہی نہیں بلکہ قرآن کریم مشرق و مغرب اور جزائر کے باشندوں کو چیلنج کرتا ہوا کہتا ہے۔

ولو ان ما في الارض من

شجرة اقلام والبحر يمده

من بعده سبعة ابحر ما

نفدت كلمت الله ان الله

عزيز حكيم۔ (لقمٰن)

اگر تمام دنیا کے جنگلات۔ باغات اور درختوں کے ذخائر کی قلمیں بنا دی جائیں۔ اور تمام دنیا کے سمندروں کو سیاہی میں بدل دیا جائے۔ اور پھر دنیا کے ادباء، علماء، مفسرین، قانون دان، علوم عصریہ کے ماہرین، عشاق تصوف، اکتشافات اور اختراعات کے موجدین وغیرہ اس کے مطالب و معارف لکھنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو تم بطور پیشگوئی کے اعلان کر دیتے ہیں۔ اور دنیا کے تمام جنگلات اور باغات کی قلمیں ختم ہو جائیں گی۔ دنیا کے سمندروں اور دریاؤں جتنی سیاہی بھی ختم ہو جائیگی مگر قرآن کریم کا معنوی خزانہ ختم ہونے میں ہرگز نہ آئے گا۔ بلکہ یہ بڑھتا ہی جائے گا۔ ۱۳۵۰ برس سے یہ حتمی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ اور ہر فرد و بشر اس کا مشاہدہ کر رہا ہے

(۳)

قصص

قرآن کریم اپنے بیان میں تنوع کو لئے ہوئے ہے۔ اور قرآن کریم کا دعوےٰ ہے کہ یہ کتاب هدًى للمتقين ہے۔ اس لئے قرآن کریم کا اساسی موضوع صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرنا ہے۔ اس موضوع کے بیان کرنے کیلئے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں مختلف اقوام و ملل اور قبائل کے حالات بیان کرتے ہوئے امت اسلامیہ کو انتباہ کیا ہے کہ تم ان قصص کی روشنی میں ایسے ہی فوائد حاصل کر سکتے ہو تمہارے سامنے انبیاء سابقین کے مکذبین کا انجام پیش کر دیا گیا ہے۔ کس طرح وہ ذلیل و رسوا ہوئے۔ ان کا درخشندہ ماضی ایک نبی کی تکذیب سے تاریک حال ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر اس قوم کی طرف بھیجا ہوا نبی کامیاب و کامران ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مختلف قصص اور حکایات کا اثر انسانی ذہن میں بہت جلدی ہوتا ہے۔ کیونکہ قصہ ایک معین صورت پیش کرتا ہے۔ اور آج کی دنیا کی ہر زبان میں قصہ "ROMAN" کو ادبی اہمیت دی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں قصہ کی غایت دراصل حجت تامہ کرنا ہے۔ اور پیغام اسلام کو پہنچانا ہے۔

آج نمرود، فرعون، ابوجہل و ابولہب کے متعلق ضمناً یا صراحتاً حالات پڑھ کر اور اس کے مقابلہ میں حضرت ابراہیمؑ، موسےٰؑ اور حضرت رسول مقبول علیہم السلام کے حالات دیکھ کر ایک ہوشمند شخص صحیح رائے قائم کر سکتا ہے۔ ان قصص کا مطالعہ عبرۃ و تذکرۃ لمن له عينان کا سبق پیش کرتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی ہستی پر انسان کو یقین تام ہو جاتا ہے۔ (باقی)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے مجھے ۱۳ مئی ۱۹۵۴ء کو لڑکی عطا کی ہے۔ احباب درازئ عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا کریں۔

نصیر الدین قادری راولپنڈی

عازمین حج کیلئے ضروری ہدایات

مورخہ ۱۰ار جون کو پونے سات بجے شام مسٹر بشیر احمد صاحب حج افسر حکومت پاکستان نے عازمین حج کی سہولتوں کے متعلق ایک اہم تقریر ریڈیو پاکستان کراچی سے نشر کی تھی۔ جسے عازمین حج کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جن لوگوں کو بغرض حج مکہ معظمہ روانہ ہونے کی اجازت مل جاتی ہے۔ ان کے نام حج بکنگ افسر سے ریزرویشن کارڈ روانہ کئے جاتے ہیں۔ ان کارڈوں کو احتیاط سے رکھنا ازحد ضروری ہے۔ کیونکہ ان کے گم ہو جانے سے سخت دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ ایسے اشخاص جن کو ریزرویشن کارڈ نہ ملے ہوں۔ کراچی کا سفر نہ کریں۔ کیونکہ کراچی پہونچنے پر ایجنٹ حضرات انہیں غلط امیدیں دلا کر ان سے خوب روپیہ وصول کرتے ہیں اور ریزرویشن کارڈ مل جانے کے بعد پلگرم پاس کا حاصل کرنا لازمی ہے۔ پلگرم پاس اپنے ضلع کے حکام سے بغیر کسی قیمت کے مل سکتا ہے لیکن اگر یہ پورٹ حج کمیٹی کراچی سے لیا جائے۔ تو دو روپیہ فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔ ظاہر ہے ایسی صورت میں پلگرم پاس حکام کی طرف سے حج کے لئے ان اشخاص کو جانا چاہیئے۔ جن کے پاس آنے جانے کا کرایہ اور حجاز میں خرچ کے لئے کافی روپیہ ہو۔ اس سال حج پر کم از کم ایک ہزار روپیہ فی کس خرچ کا اندازہ ہے۔ اتنی رقم کے بغیر حج کا قصد کرنا بڑی غلطی ہے۔ مشرقی پاکستان سے جانے والے اصحاب کے لئے جہاز چٹاگانگ سے روانہ ہوتے ہیں اور مغربی پاکستان کے باشندے کراچی سے جہاز پر سوار ہوتے ہیں۔ اس سال یہ جہاز جون اور جولائی کے مہینوں میں روانہ ہوں گے۔ چونکہ حج کے موقعہ پر مکہ معظمہ میں لاکھوں کی تعداد میں مسلمان جمع ہوتے ہیں اسلئے متعدی بیماریوں کے پھیلنے کا کافی خدشہ رہتا ہے۔ ان کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ روانگی سے پیشتر ہیضہ اور چیچک کے ٹیکے لگوائے جائیں۔ آپ یہ ٹیکہ اپنے ضلع کے کسی سند یافتہ ڈاکٹر سے لگوا سکتے ہیں۔ جو بین الاقوامی فارم پر اس امر کی تصدیق کرے گا۔ کہ واقعی دونوں ٹیکے لگوائے گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے جو یہ ٹیکے اپنے ضلع میں نہ لگوا سکیں حکومت کی طرف سے حاجی کیمپ کراچی میں مفت ٹیکوں کا انتظام موجود ہے۔ اگر آپ حاجی کیمپ کراچی میں ٹیکہ لگوانا چاہیں۔ تو اس صورت میں ریزرویشن کارڈ پر مقررہ تاریخ سے کم از کم چار روز قبل کراچی پہونچ جانا ضروری ہے۔

عازمین حج کے ٹھہرنے کا انتظام حکومت نے حاجی کیمپ میں جو کہ جمشید روڈ کے قریب پرانی نمائش میں واقع ہے کیا ہے۔ اس کیمپ میں صرف عازمین حج ہی ٹھہر سکتے ہیں۔ ان اصحاب کے لئے جو حاجیوں کو پہونچانے کراچی آئیں۔ حاجی کیمپ میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے۔

حاجی کیمپ میں حج پر جانے والے اشخاص کی سہولت کے لئے حج بکنگ آفس اور پورٹ حج کمیشن کے دفتر قائم ہیں۔ ان کے علاوہ یہاں جہاز راں کمپنیوں اور بنکوں نے بھی اپنی شاخیں کھول رکھی ہیں۔ یہاں سے جہاز کے ٹکٹ اور حجاز میں اخراجات کے لئے حج نوٹ مل سکتے ہیں۔ نیز حاجی کیمپ میں سعودی حکومت کا ویزا کا دفتر۔ شفاخانہ۔ غلہ اور کپڑے کے راشن کی دوکان بھی موجود ہے

حاجیوں کو چاہیئے کہ ان بنکوں میں جو حاجی کیمپ میں کھولے گئے ہیں۔ روپیہ جمع کر کے حج نوٹ حاصل کریں۔ حج نوٹوں کے متعلق یہ بتا دینا ضروری ہے کہ نوٹ صرف حجاز میں ذاتی خرچ کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ ان کو کسی اور شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جرم ہے۔ جہاز پر سوار ہوتے وقت سرکاری عملہ ان نوٹوں کی جانچ پڑتال کرے گا۔ اگر کسی شخص کے پاس حج نوٹ جاری کردہ تعداد سے کم ہوں۔ تو اس کے خلاف حکومت قانونی کارروائی کر سکتی ہے کراچی پہونچنے کے بعد عازمین حج کو چاہیئے کہ وہ حج بکنگ افسر کے پاس جائیں۔ حج افسر صاحب تحقیق کے بعد آپ کو جہاز کا ٹکٹ خریدنے کا اجازت نامہ دے گا۔ اس اجازت نامے کے بغیر جہاز کا ٹکٹ نہیں مل سکتا۔

حج پر جانیوالے حضرات کو چاہیئے کہ حج سے متعلقہ تمام رسیدیں اور کاغذات اپنے ساتھ لائیں۔ مثلاً رسید منی آرڈر وغیرہ ان رسیدوں کو دیکھنے اور مناسب جانچ پڑتال کے بعد ہی حج بکنگ افسر جہاز کا ٹکٹ خریدنے کا اجازت نامہ جاری کرے گا۔ اس اجازت نامے کے بغیر جہاز کا ٹکٹ نہیں مل سکے گا۔

جن حضرات نے اپنی درخواست پر اپنا فوٹو لگا رکھا ہے ان کو چاہیئے کہ اس فوٹو کی ایک کاپی اپنے ہمراہ لائیں۔ یہ کاپی پلگرم پاس پر چسپاں کی جاتی ہے۔

ذاتی ضرورت کے لئے عازمین حج یہ چیزیں اپنے ہمراہ لے جا سکتے ہیں۔ چھٹانک فی کس یومیہ کے حساب سے ڈھائی ماہ کے لئے غلہ۔ چار سیر چینی۔ چار سیر گھی اور بقدر ضرورت دالیں یہ چیزیں عازمین حج کو کراچی کیمپ سے بھی مل سکتی ہیں۔ آپ چاہیں تو یہ چیزیں اپنے ضلع سے بھی لا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کا اپنے ضلع یا صوبے سے باہر لے جانا ممنوع نہیں ہے۔ اس سلسلے میں یہ بتا دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ حجاز میں گھی کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے گھی یہاں سے ساتھ لے جانا بہتر ہے۔ چینی حجاز میں ہی مناسب داموں پر مل جاتی ہے۔ جہاز کی روانگی کا صحیح وقت جہاز راں کمپنی سے معلوم کر لینا چاہیئے۔ اور مقررہ وقت سے پہلے وزنی سامان بندرگاہ پر واقع کسٹم شیڈ میں پہونچا دینا چاہیئے۔ (باقی)

دو عیدین

لائل پور (شیخوپورہ) لائن پر واقع ایک مشہور قصبہ سے۔ ایک حاجی صاحب لکھتے ہیں،

یہاں امسال بھی دو عیدیں ہوئیں۔ اور وہ بھی خطیب جامعہ مسجد ایسی بزرگ ہستی کے وجود مسعود کی بدولت۔

اب اس اجمال کی تفصیل بھی سن لیجئے۔ یہاں بدھ کی شام کو موسم کی خرابی کی وجہ سے چاند نظر نہ آسکا۔ حضرت مولانا نے اعلان کر دیا۔ کہ کل بھی روزہ ہوگا،

رات کو ریڈیو سے اعلان ہوا کہ چاند نظر آ گیا ہے، اور رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق صبح عید ہو گی۔

شہر کے کچھ حضرات مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ ریڈیو کے اعلان کے مطابق رویت ہلال کمیٹی نے کل پنجاب بھر میں عید منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب آپ کا کیا ارشاد ہے؟

مولوی صاحب نے جو کچھ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ وہ آپ بھی سن لیں۔

(۱) میں ریڈیو کو نہیں مانتا، اس میں شیطان بولتا ہے"!

(۲) "میں رویت ہلال کمیٹی کو نہیں جانتا، یہ حرام کمیٹی ہے۔ اس کے اراکین کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے ہیں۔

(۳) جو مسلمان کل روزہ نہیں رکھے گا، اور عید کرے گا۔ وہ وہابی اور کافر ہوگا۔

اب عید کے دن یہ حال تھا کہ ایک ہی گھر میں خدا کے عذاب سے ڈرنے والے لوگ تو عید پڑھنے جا رہے تھے، اور مولوی صاحب کے قہر سے، ڈرنے والے لوگ روزہ سے تھے۔

عید کے روز دوسرے دن کا چاند ساڑھے پانچ بجے ہی نظر آگیا، اور وہ کافی دیر تک چمکتا رہا۔ مگر اس کے باوجود حضرت مولانا نے توبہ کرتے ہوئے عید کا روزہ توڑنے سے انکار کر دیا اور اس بات پر مصر رہے، کہ چاند آج کا ہی ہے۔

لیکن جمعہ کو مولوی صاحب کی "شیریں بیانی" کی بدولت کچھ لوگ دوسری جگہ نماز جمعہ ادا کرنے چلے گئے۔ اور جھگڑے نے اس قدر طول کھینچا۔ کہ اکثر نمازیوں کو تھانے کی سیر کرنی پڑی۔ اور تب کہیں جا کر "سمجھوتہ" ہوا

اب کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ کے۔ کیا رویت ہلال کمیٹی واقعی "حرام کمیٹی" ہے؟ اس کے اراکین کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والے ہیں؟

جن لوگوں نے رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق جمعرات کو عید کی۔ کیا وہ واقعی "وہابی اور کافر ہو گئے ہیں"؟

ہم اس طویل مکتوب کے لئے معذرت خواہ ہیں۔ مگر کیا کیا جائے، ایسے مسائل کو نظر انداز کرنا بہت مشکل ہے۔

ان سوالات کا جواب تو علمائے کرام اور حکومت ہی دے سکتی ہے۔ جس نے رویت ہلال کمیٹی بنا رکھی ہے، اس فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم مولوی صاحب قبلہ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) انہوں نے فرمایا ہے کہ ریڈیو سے شیطان بولتا ہے — قبلہ ریڈیو سے صبح تلاوت قرآن پاک بھی ہوتی ہے۔

(۲) اگر ریڈیو سے شیطان بولتا ہے، تو مسجد سے گھڑی اتار کر باہر پھینک دیجئے، یہ بھی شیطان کی ایجاد ہے، اور وقت دیکھنے کے لئے مسجد کے صحن میں "کلّہ" گاڑ لیجئے۔

(۳) ریل بھی شیطان چلاتا ہے۔ اس میں سفر کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور ایک پیاری سی گدھی خرید لیجئے۔

عینک بھی شیطان نے ہی بنائی ہے۔ اسے توڑ دیجئے، اور بینائی تیز کرنے کے لئے سرمہ مقوی بصر استعمال کیجئے اور "نور بصیرت" کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کیجئے۔

(نوائے وقت مورخہ ۱۴ جون ۱۹۵۲ء)

تحریک اب پرامن نہیں رہی ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن سے عوام کے قلوب میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے

مرکز نے "زمیندار" اور "آزاد" میں شائع ہونے والے اشتعال انگیز مضامین کی طرف حکومت پنجاب کو توجہ دلائی تھی

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

مجلس عمل کا اجلاس!

۲۶ فروری ۱۹۵۳ء کو مرکزی مجلس عمل کا ایک اجلاس کراچی میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل افراد نے شرکت کی۔

(۱) ماسٹر تاج الدین انصاری

(۲) صاحبزادہ فیض الحسن

(۳) مولانا سلطان احمد امیر جماعت اسلامی سندھ و کراچی۔ (۴) سید نور الحسن بخاری

(۵) مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

(۶) مولانا عبدالحامد بدایونی (۷) مولانا احتشام الحق تھانوی

(۸) سید عطاء اللہ شاہ بخاری (۹) مولانا محمد یوسف کلکتوی

اور (۱۰) سید مظفر علی شمسی

اجلاس کی صدارت مولانا ابوالحسنات نے کی۔

اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ ۱۸ ؍جنوری کی کنونشن کے فیصلے کے مطابق مرکزی حکومت کو دیا جانے والا نوٹس مجلس عمل کے وفد نے حکومت کو باضابطہ طور پر دے دیا ہے۔ نوٹس کی میعاد ۲۲ ؍فروری کو ختم ہو گئی ہے۔ اور چار مزید دن گذر گئے ہیں۔ راست اقدام کی جو شکل طے کی گئی تھی سو یہ تھی۔ کہ پانچ رضاکار ہاتھ میں تختے لے کر جن پر مطالبات لکھے ہوئے ہوں گے۔ شاہراہوں کے بجائے کم اہم راستوں سے وزیر اعظم کی قیام گاہ پر جائیں گے اور رضاکاروں کو اگر سنتری روکے گا۔ تو وہ یہ کہیں گے۔ کہ وہ مطالبات وزیر اعظم کو پیش کرنے اور ان سے یہ درخواست کرنے آئے ہیں۔ کہ ان کو منظور کر لیں۔ اور وہ صرف اسی وقت واپس جائیں گے جب وزیر اعظم اعلان کر دیں گے کہ انہوں نے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ یہ رضاکار اگر گرفتار کر لئے گئے تو مجلس عمل پانچ اور رضاکاروں کا جتھہ بھیجے گی۔ اور یہ سلسلہ پُرامن طور پر اس وقت تک جاری رہے گا جب مطالبات منظور کر لئے جائیں گے۔ گورنر جنرل کی قیام گاہ پر بھی اسی طرح پکٹنگ کی جانی تھی تاکہ لوگوں میں یہ تاثر پیدا نہ ہو کہ تحریک کا وزیر اعظم کے خلاف اس لئے رخ ہے۔ کہ وہ بنگالی ہیں مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد اس تحریک کے ڈکٹیٹر مقرر کئے گئے۔ اور انہیں اجازت دی گئی کہ اگر وہ گرفتار کر لئے جائیں تو وہ اپنا جانشین نامزد کر دیں۔ یہ تحریک بھی منظور کی گئی۔ کہ اس جلسہ عام میں جو اسی روز شام کو آرام باغ میں منعقد ہونے والا تھا۔ عوام کو مشورہ دیا جائے۔ کہ وہ معمول کے مطابق اپنا کاروبار جاری رکھیں۔ اور رضاکاروں کے ساتھ نہ جائیں۔

راست اقدام کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں

پنجاب میں ہر طرف سے اطلاع موصول ہونے لگی۔ کہ راست اقدام کی دھمکی پوری ہو رہی ہے۔ اور سول نافرمانی کی مکمل تحریک جلد ہی شروع ہونے والی ہے۔ ۱۶ ؍فروری کو یا اس کے لگ بھگ سی۔ آئی۔ ڈی پنجاب کو شعبہ سراغرسانی (انٹیلی جنس بیورو) کراچی سے حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی:۔

انٹیلیجنس بیورو حکومت پاکستان

کراچی ۱۴ ؍فروری ۱۹۵۳ء

گشتی یادداشت

۱۔ "ایک ذریعہ سے ملنے والی رپورٹ سے جس میں کچھ حقیقت معلوم ہوتی ہے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تحریک ختم نبوت کے محرکین اپنے پانچ مطالبات یعنی:۔

(۱) وزیر خارجہ کے عہدے سے آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی برطرفی (۲) قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے (۳) اس اراضی کو چھین کر جو قادیانیوں کو ربوہ میں دی گئی ہے اور اسے مہاجروں کو آباد کاری کے لئے استعمال کرنے (۴) کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو برطرف کر کے ان کی جگہ مسلمانوں کو متعین کرنے اور (۵) خالص اسلامی نہج پر پاکستان کے آئین کی تدوین کے لئے ۲۲ ؍فروری ۱۹۵۳ء سے پنجاب اور کراچی میں پورے زور شور سے سول نافرمانی کی تحریک شروع کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔

۲۔ "پنجاب میں اس تحریک کے سلسلے میں غالباً سب سے پہلے صاحبزادہ فیض الحسن اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں گے۔ جن کے تقریباً تیس ہزار مرید ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے تمام مرید ان کی پیروی کریں گے۔

۳۔ کراچی میں تحریک شروع کرنے کا منصوبہ ایک صاحب محمد جوہر نائب ناظم اعلیٰ جماعت ختم نبوت لال حسین اختر کی بجائے مکمل کریں گے۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کی نظروں میں گر گئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پچھلے سال کوئی خاص کامیابی حاصل کئے بغیر ۲۴ ہزار روپے صرف کر دیئے۔ لیکن رضاکاروں کی کمی کی وجہ سے محمد جوہر کارروائیاں شروع کرنے میں دشواری محسوس کر رہے ہیں۔ آئندہ چند دنوں میں ان کا خاص کام یہ ہو گا۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ جتنے رضاکار ممکن ہوں بھرتی کریں جو اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کریں کل انہوں نے ایک شخص نیاز محمد کو بولٹن مارکیٹ کی میمن مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے والوں کو خطاب کرنے کے لئے بھیجا۔ لیکن وہ کامیاب نہیں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ خود آباد اور قائد آباد کی بستیوں کے چند باشندوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ لیکن ان کی مجموعی تعداد یقینی طور پر ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ رضاکار بھرتی کرنے کے لئے آئندہ چند دنوں میں عثمانیہ کالونی کے قریب جہانگیر آباد میں ایک جلسہ کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔

۴۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہدایت محمد علی جالندھری نے جاری کی ہے۔ اور رضاکاروں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ ۲۱ اور ۲۲ ؍فروری ۱۹۵۳ء کے درمیان آدھی رات کو مکمل طور پر تیار ہو جائیں۔

۵۔ مذکورہ بالا ذریعہ کا تعلق ان کارروائیوں سے ہے۔ جن کا منصوبہ کراچی میں تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ پاکستان میں دوسری جگہوں پر کیا منصوبے بنائے جا رہے ہیں اس لئے درخواست ہے کہ براہ کرم تمام صوبوں کے سی۔ آئی۔ ڈی کے محکمے ضروری کارروائی کرنے کے لئے فوری تحقیقات کریں۔"

حسب ذیل انتہائی خفیہ انتہائی فوری تار خفیہ زبان میں فارن کراچی سے ۱۹ ؍فروری ۱۹۵۳ء کو پنجاب کو ملا تھا۔

"روز نامہ "زمیندار" "آزاد" لاہور کی سرخیاں، مضامین اور تبصرے احمدیوں کے خلاف تحریک میں برابر سخت شدت پیدا کر رہے ہیں۔ حال کی بعض مثالیں ۱۶ اور ۱۷ ؍فروری کے "زمیندار" میں علی الترتیب اس کا اداریہ اور تبصرہ اور ۴۔ ۸ اور ۱۱ ؍فروری کے "آزاد" میں احمدیوں کے خلاف مضامین کے سلسلے اور نظمیں ہیں۔ "آزاد" میں اس سے پہلے وقتاً فوقتاً شائع ہونے والے قابل اعتراض مضامین کی طرف صوبائی حکومت کی توجہ مبذول کرائی جا چکی ہے۔"

۲۔ "اب ہم نے ایک رپورٹ دیکھی ہے۔ کہ احمدیوں کے مخالف عناصر کا ارادہ یہ ہے۔ کہ ۲۲ ؍فروری سے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر کے تحریک میں شدت پیدا کریں۔ مرکزی حکومت کو مسرت ہو گی۔ اگر صوبائی حکومت اس رپورٹ پر اپنے تبصرے سے مطلع کرے اور اسے یہ بھی اعتماد ہے۔ کہ اخباروں کو تحریک کو ہوا دینے سے باز رکھنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔"

یہ تار موصول ہونے پر ایک کانفرنس میں وزیر اعلیٰ ہوم سیکرٹری اور میاں انور علی نے (جو اس وقت تک مسٹر قربان علی کی جگہ انسپکٹر جنرل کے عہدے پر مامور ہو چکے تھے) صورت حال پر غور کیا گیا۔ اس کانفرنس کا نتیجہ مسٹر انور علی نے ۲۰ ؍فروری ۱۹۵۳ء کو اس طرح قلم بند کیا:۔

"اس معاملے پر آج صبح میں نے اور ہوم سیکرٹری نے وزیر اعظم سے تبادلہ خیال کیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے جو تبدیلیاں تجویز کی ہیں انہیں مسودے میں شامل کر لیا گیا۔ کیا ہوم سیکرٹری براہ کرم اس پر دستخط کر دیں گے۔ تاکہ اسے

فوراً جاری کیا جا سکے۔

۲۔ چونکہ تار ہونے کی وجہ سے ممکن ہے کراچی میں مسودے پر کارروائی میں تاخیر ہو جائے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ ۱۹ فروری ۱۹۵۳ء کے تار کے جواب میں ایک تار خفیہ زبان میں بھیج دیا جائے۔

مسودہ منسلک ہے۔

۳۔ وزیر اعلیٰ نے تجویز کیا ہے کہ ... کی اس نہج پر کی جانی چاہئے۔

(الف) جب میں گزشتہ ایک دو مہینے میں پیش آنے والے رجحانات کی من کا ذکر حکومت پاکستان کے نام خط میں کیا گیا ہے حسب ضرورت تشہیر کی جائے۔ وزیر اعلیٰ کی خواہش ہے کہ ہوم سیکرٹری کو چاہیئے کہ وہ آفاق، مغربی پاکستان اور احسان کے ایڈیٹروں کو بلا کر ان کی مناسب رہنمائی کریں ان کی یہ بھی خواہش ہے کہ ڈائرکٹر تعلقات عامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر سے بات کریں۔ اور انہیں مشورہ دیں کہ صورت حال کے متعلق زیادہ مردمی انداز میں مضامین لکھیں۔ تاکہ ان مضامین کے متعلق عوام کا غیر ہمدردانہ رویہ کم ہو سکے۔

(ب) ہوم سیکرٹری آل پارٹیز مسلم کنونشن کے ان کارکنوں کو بلائیں جو تحریک شروع کرنے میں پیش پیش رہے ہیں۔ ان سے کہیں کہ تحریک اب پُرامن نہیں رہی۔ اور ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن سے عوام کے دلوں میں بجا طور پر خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے ان سے یہ بھی کہا جائے کہ امن و قانون میں کوئی خلل اندازی ہوئی۔ تو صوبائی حکومت تحریک کے محرکوں کو اس کا براہ راست ذمہ دار قرار دے گی۔

(ج) ڈائرکٹر تعلقات عامہ کو چیف سیکرٹری ہدایت کریں۔ کہ وہ مولانا ابو الحسنات، مولانا ... اور مولانا محمد بخش مسلم کو بلائیں۔ اور انہیں مشورہ دیں کہ وہ ایسی تقریروں سے گریز کریں۔ جو امن و امان کی خلاف ورزی کیلئے پر اشتعال دلانے کے مترادف ہوں۔ ڈائرکٹر تعلقات عامہ مولانا اختر علی خان کو علیحدہ بلا کر ان سے مناسب باتیں کریں۔

۴۔ ہوم سیکرٹری نے یہ نوٹ دیکھ لیا ہے۔ اور اس کے مطابق کارروائی کر رہے ہیں چیف سیکرٹری براہ کرم ڈائرکٹر تعلقات عامہ کو ہدایت کر دیں۔

کراچی میں خطرہ

کراچی سے ۱۹ر فروری کو خفیہ زبان میں موصول ہونے والے تار کے جواب میں ۲۱ر فروری کو چیف سیکرٹری نے حسب ذیل تار بھیجا۔

"جس تحریک کا خطرہ ہے۔ وہ کراچی میں شروع کی جانے والی ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ اس کے اثرات دوسرے صوبوں میں بھی رونما ہوں۔ صوبائی حکومت صورتِ حال پر نظر رکھ رہی ہے۔ رہنمائی حاصل کرنے کے لئے مفصل خط آج علیحدہ جاری کیا گیا ہے"

یہ وزیر اعلیٰ کی منظوری سے ہوا تھا۔ جس کے بعد حسب ذیل خط روانہ کیا گیا۔

NO 2249 BDSB

پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور
۲۱ر فروری ۱۹۵۳ء
مائی ڈیر احمد۔

احمدی۔ احرار تحریک کے موضوع پر حمید الدین احمد کے نام غیاث الدین احمد کے ڈی۔ او خط نمبر BDSB - ۱۸۶۸۲ کے حوالے سے۔

۲۔ کچھ دن تک تحریک کا زور کم رہا۔ لیکن حال ہی کافی زور و شور سے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ عوام کی دلچسپی میں شدت پیدا کی جائے صوبے بھر میں بہت سی کانفرنسوں اور جلسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن میں آتش بیانی کی گئی ہے۔ ملاؤں کی حمایت حاصل کی گئی ہے اور احمدیوں کے خلاف بہت زہر اگلا جا رہا ہے۔ گوجرانوالہ میں مطبوعہ اشتہار تقسیم کئے گئے ہیں۔ جن میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ احمدیوں سے اچھوتوں جیسا سلوک کیا جائے۔ اور خورد و نوش کی دوکانوں پر ان کے لئے علیحدہ برتن رکھے جائیں۔ گوجرانوالہ ضلع میں کچھ دنوں تک اس بات کی بھی وکالت کی گئی۔ کہ احمدیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیا جائیگا۔ احمدیوں میں اس صورتِ حال پر کافی ہراس پیدا ہو گیا۔ اور انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو درخواست دی۔ کہ انہیں اراضی الاٹ کی جائے۔ تاکہ وہ اسے قبرستان کے لئے استعمال کر سکیں۔ سرگودھا میں یکم فروری ۱۹۵۳ء کو ایک احمدی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنے دیا گیا۔ اور صورت حال صرف پولیس کے آنے پر ٹھیک ہو سکی۔ احمدیوں کے سماجی بائیکاٹ کی اعلانیہ تبلیغ کی جا رہی ہے۔ منٹگمری میں ایک مقرر نے کہا۔ کہ احمدیوں کی دوکانوں پر پکٹنگ کی جائے گی۔ اور انہیں عام کنوؤں سے پانی نہیں بھرنے دیا جائیگا۔

(۳) آل پارٹیز مسلم کنونشن جسے احرار نے قائم کیا تھا۔ اس کا اجلاس کراچی میں ۱۶ سے ۱۸ جنوری تک منعقد ہوا۔ اور اس نے معمول کے مطابق قراردادیں منظور کیں۔ پنجاب میں اپنی واپسی کے بعد سے نمائندوں نے زیادہ جارحانہ غصے کا اظہار کیا ہے۔ بظاہر انہیں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبے کی حمایت کی وجہ سے تقویت حاصل ہو گئی ہے۔ جو کراچی میں علماء کی کانفرنس میں کی گئی تھی۔ وہ زور دے کر کہتے ہیں۔ کہ وزیر اعظم نے جن سے انہوں نے ملاقات کی تھی۔ ہمدردانہ رویہ اختیار نہیں کیا ہے۔ اس لئے انہوں نے الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ وہ ۲۲ر فروری کو راست اقدام شروع کریں گے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ کراچی میں عوام ان کے حق میں ہیں۔ اور اگر تحریک شروع کی گئی۔ تو وہ عوام کی حمایت حاصل کر لیں گے۔ وہ مرکزی حکومت کے اراکین پر بھی الزام لگاتے ہیں۔ کہ انہوں نے وعدے کئے تھے۔ جو پورے نہیں کئے گئے۔ کراچی سے نمائندوں کی واپسی کے بعد تحریک کا ایک نیا پہلو یہ ہے۔ کہ انہوں نے وزیر اعظم پاکستان کے خلاف سب و شتم کی تحریک شروع کی گئی ہے۔ تحریک کے ابتدائی مرحلے میں ظفر اللہ خاں کی برطرفی کا مطالبہ کیا گیا تھا لیکن بعد میں مقرر اس بات کی وکالت کر رہے ہیں۔ کہ وزیر اعظم اب اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں۔

(۴) کہا جاتا ہے کہ تحریک راست اقدام کراچی میں شروع ہو گی۔ اور اس کے لئے پنجاب اور دوسرے صوبوں سے رضاکار بھیجے جائیں گے۔ راست اقدام احمدیوں کی دوکانوں پر پکٹنگ کی شکل میں ہوگا۔ یہ دھمکی بھی دی گئی ہے۔ کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت احکام نافذ کئے گئے۔ تو ان کی خلاف ورزی کی جائے گی۔ مطالبات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) سر ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ کے عہدے سے برطرف کر دیا جائے۔

(ب) احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔

(ج) حکومت میں کلیدی اسامیوں پر مامور احمدی اپنی اسامیوں سے سبکدوش کر دیئے جائیں۔

(۵) تحریک کو جماعت اسلامی اہل سنت والجماعت اہل حدیث اور شیعوں کی حمایت حاصل ہے۔ گولڑہ شریف (ضلع راولپنڈی) سیال شریف ضلع سرگودھا۔ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ کے پیر ول۔ پیر شوکت حسین (سجادہ نشین) دربار پیر صاحب ملتان اور بعض دوسرے لوگوں نے تحریک کی اخلاقی حمایت کی ہے۔ فنڈ جمع کیا جا رہا ہے۔ اور ایک روپے کے نوٹ چھاپے گئے ہیں۔ اور فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اوباش عناصر بھی تحریک چلانے والوں کے حق میں زور لگا رہے ہیں۔ آزاد پاکستان پارٹی کی بہاولپور شاخ نے تحریک چلانے والوں کو ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔

(باقی)

مسجد مبارک ربوہ کے لئے خادم مسجد کی ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت کو مسجد مبارک ربوہ کے لئے خادم کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس خدمت کو سرانجام دے سکتے ہوں۔ وہ مقامی امیر یا صدر جماعت کی تصدیق سے درخواست بھجوائیں۔ خوش الحانی سے اذان بھی دینا ہوگا۔ ۳۰ + ۱۰ = ۴۰ ماہوار تنخواہ ہوگی۔ مسجد مبارک کی خدمت مستعدی کو چاہتی ہے۔ اس لئے درخواست کنندگان مستعد اور ہوشیار ہونا چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ہند چینی میں فرانسیسی کمک بروقت نہ پہنچ سکے گی

سیگان ۱۵ جون ۔ اس وقت سب سے زیادہ خطرہ یہ ہے کہ ویٹ نام میں فرانسیسی فوج کو بروقت کمک نہ مل سکے گی ۔ حالانکہ کمک کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ویٹ منہہ کا متوقع بڑا حملہ دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں برسات کے خاتمہ پر ہو گا ۔

لیکن آئندہ ستمبر تک ہند چینی میں کمک پہنچانے کے لئے حکومت فرانس کو ابھی سے تیاری کرنا چاہیئے ۔ مختلف مقامات سے فوجیں واپس بلائی جائیں گی ۔ اور ان کو ہند چینی بھیجکر از سر نو منظم کیا جائے گا ۔

گو فرانس کا موجودہ وزارتی بحران دو ہفتہ اور رہا ۔ اور کمک بھیجنے کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا ۔ تو فرانس کی کمک بروقت ہند چینی کے ڈیلٹا میں نہ پہنچ سکے گی ۔

فرانسیسی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ چین سے ویٹ منہہ کو زیادہ تعداد میں سامان حرب مل رہا ہے ۔ فرانسیسی کمانڈر جنرل ایلے لاؤس اور کمبوڈیا میں فرانسیسی افواج کے معائنہ کے بعد یہاں واپس آئے ۔ اور دریائے سرخ کے ڈیلٹا میں بھی فرانسیسی فوج کی تیاریوں اور مورچہ بندیوں کو دیکھا ۔

دہلی میں بے کاری کا زور

تبادلہ روزگار کے دفتر میں بھیڑ

دہلی ۱۵ جون ۔ اوسطاً ۵۰۰۰ اشخاص ہر ماہ اپنے نام دہلی ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں درج کراتے ہیں ۔ ان متلاشیان روزگار میں اوسطاً ۲۲۵ عورتیں ۳۵ ہیں ۔ غیر تربیت یافتہ اور نیم تربیت یافتہ لوگوں کی ضرورت کم ہوتی ہے ۔ لیکن تربیت یافتہ لوگوں کی کمی رہتی ہے مثلاً اسٹینو گرافروں کی بہت کمی ہوتی ہے متلاشیان روزگار کی اکثریت تازہ فارغ التحصیل ہوتی ہے ۔ حال ہی میں دہلی کے وزیر اعلیٰ مسٹر برہم پرکاش نے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کا معائنہ کیا تھا ۔

جنوبی کوریا میں ۵ ملکوں کی اینٹی کمیونسٹ کانفرنس

چنہائے (جنوبی کوریا) ۱۴ جون ۔ جنوبی مغربی ساحل کے اس مقام پر کل ایک سہ روزہ کانفرنس شروع ہو رہی ہے ۔ جس میں تقریباً ۳۰ مندوبین شریک ہو کر ایک غیر سرکاری ایشیائی اینٹی کمیونسٹ تنظیم کے لئے بات چیت کریں گے ۔

صدر جنوبی کوریا ڈاکٹر سنگمین ری اسی تاریخ کو ایک سرکاری ایشیائی اینٹی کمیونسٹ کانفرنس طلب کرنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن جنیوا کانفرنس کے شروع ہونے اور بہت سی دوسری دشواریوں کے پیدا ہو جانے کے باعث انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا ۔ اور کل غیر سرکاری سطح پر ایک اینٹی کمیونسٹ کانفرنس شروع ہو رہی ہے ۔

یہ کانفرنس اس وقت ٹھیک شروع ہو رہی ہے ۔ جب کہ جنیوا کانفرنس اپنے ایجنڈے سے مسئلہ کوریا کو نکال دینے کی تیاری کر رہی ہے اس کانفرنس کے چھ اجلاس ہوں گے جن میں صرف پہلا اجلاس عوام کے لئے کھلا ہو گا ۔ اور اس میں صدر جنوبی کوریا ڈاکٹر سنگمین ری صدارتی ایڈریس پڑھیں گے ۔ اور کانفرنس کا افتتاح ایک مشترک کمیونک سے ہو گا ۔

چنہائے جو ایک چھوٹا سا شہر ہے ۔ ان پانچ ممالک کے جھنڈوں سے سجایا گیا ہے ۔ جنہوں نے کانفرنس میں اپنے مندوبین بھیجے ہیں ان ممالک کے نام یہ ہیں ۔ فلپائن ۔ ویٹ نام ۔ فارموسا ۔ تھائی لینڈ اور جنوبی کوریا ۔ ملایا کے مندوبین اپنے ملک میں انتخابات کی وجہ سے نہ آ سکے ۔ کمبوڈیا اور لاؤس نے کہا کہ انہیں کانفرنس سے کوئی دلچسپی نہیں ۔ انڈونیشیا اور برما نے شریک ہونے سے انکار کر دیا ۔ جاپان کو مدعو نہیں کیا گیا تھا ۔

―――

— (بقیہ لیڈر صـ ۳) —

موجود ہے ۔ اس میں جائز قانون کے مطابق اعتراضات کے جواب دینے کا طریق بھی موجود ہے ۔ جب تم قرآن کریم کے بیان کردہ طریقوں پر پوری طرح عمل کرو گے ۔ جس میں ہر قسم کے جائز اور درست علاج موجود ہیں ۔ تو پھر اگر کوئی کسر باقی رہ جائیگی ۔ تو اسے خدا تعالیٰ پورا کر دے گا ۔ لیکن تمہارا یہ طریق درست نہیں کہ عملی طور پر تو کچھ نہ کرو قرآن پر غور نہ کرو ۔ نہ اسکی ہدایات کو سمجھنے کی کوشش کرو ۔ صرف چندہ دے دو ۔ اگر تم ایسا کرو گے ۔ تو دنیا میں بھی تمہارے لئے ذلت ہے ۔ اور آخرت میں بھی تمہارے لئے ذلت ہے ۔ اور اس ذلت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا ۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں کہ اس ذلت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا ۔ تو اس میں خدا تعالیٰ بھی آ جاتا ہے ۔ کیونکہ وہ خود کہتا ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے ۔ تو میں تمہیں نہیں بچاؤنگا پس تم اپنے طریق عمل کو درست کرو ۔ اور جلد جلد درست کرو ۔ ورنہ جماعت کے لئے آفات اور مصائب کے رستے کھلتے چلے جائیں گے

مسٹر ہنری کیبوٹ لاج نے مجلس تحفظ کا اجلاس طلب کر لیا

ادارہ اقوام متحدہ ۱۵ جون ۔ مجلس تحفظ کے صدر مسٹر ہنری کیبوٹ لاج نے کل اعلان کیا ۔ کہ آئندہ بدھ کو مجلس تحفظ کا اجلاس طلب کیا گیا ہے ۔ جس میں اقوام متحدہ کے مبصرین کا ایک وفد جنوب مشرقی ایشیا میں بھیجنے پر غور کیا جائے گا ۔ مسٹر لاج نے بتایا ۔ کہ یہ اجلاس تھائی لینڈ کی درخواست پر ہو رہا ہے ۔ جس نے ۳ جون کو اقوام متحدہ سے ایک وفد جنوبی مشرقی ایشیا میں بھیجنے کی درخواست کی تھی تاکہ وہ تھائی لینڈ کی سرحدوں کی نگرانی کرے ۔ کیونکہ تھائی لینڈ کی حکومت جنوب مشرقی ایشیا کے حالات سے خطرہ محسوس کرتی ہے ۔

باخبر حلقوں نے بتایا ۔ کہ امریکہ اس بات کے حق میں ہے ۔ کہ اقوام متحدہ کے مشاہدین صرف تھائی لینڈ ہی نہیں ۔ بلکہ لاؤس اور کمبوڈیا کو بھی بھیجے جائیں ۔ امریکہ ان دونوں ملکوں پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ بھی اقوام متحدہ کا ایک مشن اپنی سرحدوں پر رکھنا منظور کر لیں ۔ برطانیہ اس بات کے خلاف ہے کہ تھائی لینڈ کی یہ درخواست منظور کی جائے ۔ اس لئے برطانیہ کی طرف سے یہ تجویز پیش کی جائے گی ۔ کہ جنیوا کانفرنس کے خاتمہ تک تھائی لینڈ کی درخواست پر بحث ملتوی رکھی جائے ۔ پہلے خیال تھا ۔ کہ فرانس میں حکومت ٹوٹنے کے باعث یہ اجلاس صرف اسی وقت ہو سکے گا جب فرانس میں نئی حکومت بن جائے ۔ اور اس کا نمائندہ اقوام متحدہ میں حصہ لے سکے ۔ لیکن اب مجلس تحفظ کے امریکی صدر نے یہ اجلاس آئندہ بدھ کو طلب کر لیا ہے ۔

ویٹ نام کی آزادی کی خبر

پیرس میں کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا

پیرس ۱۵ جون ۔ فرانسیسی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے بیان کیا کہ وزارت کو ویٹ نام کے " آزاد کر دیئے جانے " کی خبر موصول ہوئی ہے ۔ افسر مذکور نے اس تجویز پر رائے زنی سے انکار کر دیا ۔

وزارت بنانے کے لئے مینڈیز کی شرط

پیرس ۱۵ جون ۔ فرانس کے نامزد وزیر اعظم مسٹر مینڈیز نے آج کہا ۔ کہ وہ وزارت بنانے سے قبل فرانسیسی قومی اسمبلی سے ہند چینی میں جنگ بند کرنے کی اجازت طلب کریں گے ۔

―― رام گنج ۱۵ جون ۔ ایک مسلح گروہ نے دوبارہ کی پولیس چوکی پر حملہ کیا ۔ جو یہاں سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ شور مچانے پر آس پاس کے دیہاتی جمع ہو گئے ۔ حملہ آور ان کو دیکھ کر بھاگ گئے ۔ اس اختیار کی حملہ کا سبب معلوم نہیں ہو سکا ۔ ہتھیار سے مسلح پولیس کا ایک دستہ اس جگہ بھیج دیا گیا ۔

وزیر اعظم جنوبی کوریا کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا !

سیئول ۱۴ جون ۔ صدر جنوبی کوریا ڈاکٹر سنگمین ری نے وزیر اعظم جنوبی کوریا مسٹر پاٹک توچان کا استعفیٰ منظور کر لیا ۔ جنوبی کوریائی اسمبلی کے چیئرمین کپ پانگ نے آج یہ بتایا ۔ کہ وزیر اعظم مسٹر پاٹک نے گذشتہ سنیچر کو خفیہ طور پر جو استعفیٰ صدر سنگمین ری کو پیش کیا تھا منظور کر لیا گیا ہے ۔

لبرل پارٹی کے سرکردہ لوگ ڈاکٹر ری سے ملنے " چنہائے " جائیں گے ۔ جو پیان کے قریب واقع ہے ۔ اور وہاں ان سے مسٹر پاٹک کے جانشین کے تقرر کے بارے میں گفتگو کریں گے ۔

بتایا جاتا ہے ۔ کہ مسٹر پاٹک نے اس وقت استعفیٰ پیش کیا ۔ جب انہیں بالکل یقین ہو گیا ۔ کہ وہ اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے میں ناکام رہیں گے ۔

مسٹر ایلین کشمیر جائیں گے

دہلی ۱۵ جون ۔ امریکن سفیر مامور ہند مسٹر ایلین اسی ہفتہ کے آخر میں مچھلی کے شکار کے لئے کشمیر جائیں گے ۔

―――

کینیڈا یونان اور ترکی کو طیارے دیگا !

لنڈن ۱۵ جون ۔ اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ کینیڈا ترکی اور یونان کو ۱۱۰ فائٹر قسم کے طیارے دے گا ۔ جو آج کل یورپ اور برطانیہ میں مصروف پرواز ہیں یہ طیارے اوقیانوس اقوام کو امداد باہمی کے طور پر دیئے جائیں گے ۔ ان کے علاوہ آئندہ موسم خزاں میں اسی قسم کے ۱۴۰ طیارے ترکی اور یونان کو دیئے جائیں گے ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵